رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱/۳۶ | منگل ۹ رجب ۱۴۰۲ھ ۴ ہجرت ۱۳۶۱ھش ۴ مئی ۱۹۸۲ء | نمبر ۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ ہجرت / مئی ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

کل اسہال کی وجہ سے ضعف کی شکایت رہی ۔ اب طبیعت بہتر ہے

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور اپنی تائیدات سے نوازے ۔ آمین ؛

"نظامِ وصیت" محض دسویں حصہ کی مالی قربانی کا نام نہیں ہے

یہ تو نام ہے زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمان کی رفعتوں تک پہنچانے کا

اس نظام کی روح بھرپور اسلامی زندگی گزارنا اور بشاشت کے ساتھ ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہنا ہے :

اپنی غلطی سے اس احسان کی بے قدری نہ کرو جو اس نظام کی شکل میں خدا تعالیٰ نے تم پر کیا ہے

مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ اپریل ۱۹۸۲ء کا خلاصہ :

ربوہ ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۰ شہادت ۱۳۶۱ھش مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۸۲ء کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی ۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے اور نظام وصیت کی عظمت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح فرمایا کہ نظام وصیت محض دسویں حصہ کی مالی قربانیوں کا نام نہیں ہے بلکہ یہ نام ہے زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمانی رفعتوں تک پہنچانے اور انسانی وجودوں کو منور کرنے والی بھرپور اسلامی زندگی کا ۔ اس کی روح یہ ہے کہ موصی مرد اور خواتین بھرپور اسلامی زندگی گزار کر اور مکارم اخلاق کے تمام میدانوں میں دوسروں سے سبقت لے جا کر دین کی راہ میں بشاشت کے ساتھ ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے ہر دم تیار رہیں حضور نے اس ضمن میں بالخصوص خواتین کی وصیتوں کے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں اور اس کی وجہ سے اس مقدس نظام پر پڑنے والے دھبوں کا بھی ذکر فرمایا اور انہیں جلد از جلد دور کرنے کی تلقین کرتے ہوئے افراد جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ اس احسان کی بے قدری نہ کریں جو اس نظام کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں ان پر کیا ہے ۔ حضور کے اس بصیرت افروز خطبہ کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے :-

نظام وصیت کی عظمت

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (سیدنا حضرت اقدس ..... ناقل) کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں نظام وصیت کو قائم کیا ۔ نظام وصیت ہر پہلو کے لحاظ سے بہت عظمت و اہمیت کا حامل ہے اس کے ذریعہ سے کوشش کی گئی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں جو لوگ داخل ہیں ان میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو اپنی جملہ دینی اور جماعتی ذمہ داریوں کو اس قدر توجہ، انہماک اور مستعدی سے ادا کرنے والا ہو کہ ان میں اور جماعت کے دوسرے افراد میں ایک مابہ الامتیاز قائم ہو جائے ۔

حضور نے اس ضمن میں واضح فرمایا کہ نظام وصیت محض دسویں حصہ کی مالی قربانیوں کا نام نہیں ۔ نظام وصیت نام ہے زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمان کی رفعتوں تک پہنچانے کا یہ نام ہے دوسروں کے مقابلہ میں نمایاں طور پر بھرپور اسلامی زندگی گذارنے کا ایسی بھرپور زندگی جو ہر لحاظ سے ایک موصی کے وجود کو منور کرنے والی ہو، اسے آسمانی رفعتوں تک لے جانے والی ہو اور اسے خدا تعالیٰ کے پیار کا مورد بنانے والی ہو جہاں تک نظام وصیت کی روح کو سمجھتے ہوئے حتی المقدور بھرپور اسلامی زندگی گزارنے کا تعلق ہے جماعت کو ہر دم چوکس اور بیدار رہنے اور چھوٹی سے چھوٹی خامی کو دور کرنے کے لیے مستعد رہنے کی ضرورت ہے ۔

نظام وصیت کی روح

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا ایک وقت میں جماعت نے محسوس کیا کہ بعض اچھے کھاتے پیتے خاوند بھی بیوی کا ۳۲ روپے مہر مقرر کر دیتے ہیں اور اسے اسلامی مہر تصور کرتے ہیں یا کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو سو یا ہزار روپے مہر رکھ کر بیوی کو اس دولت سے محروم کر دیتا ہے

باقی صفحہ ۸ پر

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت قبض اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین ؛

عاجزانہ درخواستِ دعا

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ۔ ربوہ)

جیسا کہ احباب کو علم ہے خاکسار عرصہ دو سال سے بیمار چلا آ رہا ہے ۔ اب ۸ جنوری ۱۹۸۲ء کو بیماری کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے خون نصف کے قریب رہ گیا ۔ ٹانگوں میں انتہائی کمزوری کے علاوہ ورم بہت بڑھ گئی اور سانس چڑھنے کی تکلیف بھی زیادہ ہو گئی ۔

خاکسار انشاء اللہ عنقریب لاہور کے ڈاکٹروں کے مشورہ سے بغرض علاج انگلستان جا رہا ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ یہ سفر بابرکت ثابت ہو اور وہاں صحیح تشخیص کے بعد صحیح علاج میسر آئے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا اور خدمت دین کرنے والی زندگی عطا فرمائے ۔ آمین ۔

برادرم مکرم عمر علی صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ابن محترم رستم علی صاحب آف کنری کی شادی مورخہ ۹ اپریل ۱۹۸۲ء بروز جمعہ انجام پائی ۔ بارات کنری سے گوٹھ

اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا ۔ خدام اور اطفال ابھی سے اس میں شمولیت کیلئے تیاری فرمائیں ۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ رجب ۱۴۰۲ھ
۴ ہجرت ۱۳۶۱ ہش

بنی اسرائیل میں پائی جانیوالی ایک بنیادی خرابی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہود نامسعود کو ان کی پیہم نافرمانیوں، بدعہدیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے مغضوب علیہ قوم قرار دیا ہے اور اس لئے مومنوں کو ان کی پیروی کرنے اور انکے طور طریق اختیار کرنے سے بطور خاص منع کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ط قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ط وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ لا مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ (البقرہ آیت ۱۲۱)

ترجمہ:۔ اور (اے مخاطب! یاد رکھ کر) جب تک تُو ان کے دین کی پیروی نہ کرے یہودی ہرگز تجھ سے خوش نہ ہوں گے اور نہ ہی مسیحی (خوش ہوں گے)۔ تُو ان سے (کہہ دے کہ اللہ کی ہدایت ہی یقیناً اصل ہدایت ہے۔ اور اگر (اے مخاطب) تو اس علم کے بعد (بھی) جو تیرے پاس آچکا ہے ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا تو اللہ (کی طرف) سے نہ کوئی تیرا دوست ہوگا اور نہ مددگار۔

اس آیت میں مومنوں کو یہود و نصاریٰ کی پیروی کرنے سے منع ہی نہیں کیا گیا ہے بلکہ خبردار کیا گیا ہے کہ اے مومنو تم کسی معاملہ میں بھی ان کی پیروی کرو گے تو تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی دوستی اور مدد سے محروم کر لوگے۔ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کی دوستی اور مدد سے محرومی بہت بڑے خسارہ پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی دوستی اور مدد کے بغیر کامیابی کی توقع ہی عبث ہے۔

یہود و نصاریٰ کی پیروی اور اتباع سے بچنے کے لئے ان کی نافرمانیوں، بدعہدیوں، گمراہیوں اور بداعمالیوں سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ اُن سے تفصیلی طور پر آگاہ ہوئے بغیر ان کی پیروی اور اتباع سے بچنا ممکن نہیں۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گمراہیوں اور نافرمانیوں کا قرآن مجید میں خاصی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ان کی بداعمالیوں اور گمراہیوں کی فہرست تو بہت طویل ہے فی الوقت ہم ان کی ایک بنیادی گمراہی کا ذکر کر کے اس سے بچنے اور دُور رہنے کی اہمیت واضح کرنا چاہتے ہیں

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ میں ایک خطرناک برائی یہ پیدا ہو گئی تھی کہ وہ دوسروں کو تو نیک باتوں کی تلقین کرتے تھے لیکن خود ان پر عمل نہیں کرتے تھے یعنی ان میں قول اور فعل کا تضاد انتہائی خطرناک صورت اختیار کر گیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان میں پائی جانیوالی اس خطرناک برائی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ج وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۴۱ تا ۴۵)

ترجمہ:۔ اے بنی اسرائیل! میرے اُس احسان کو یاد کرو جو میں تم پر کر چکا ہوں اور تم نے میرے ساتھ جو عہد کیا تھا اس کو پورا کرو تب میں نے جو عہد تمہارے ساتھ کیا تھا میں اس کو پورا کروں گا اور مجھ (ہی) سے (ڈرو) پھر میں کہتا ہوں کہ) مجھ (ہی) سے ڈرو۔ اور اُس (کلام) پر ایمان لاؤ جو میں نے (اب) اتارا ہے (اور) جو اُس (کلام) کو جو تمہارے پاس ہے سچا کرنیوالا ہے اور تم اس کے (سب سے پہلے) کافر نہ بنو اور آیتوں کے بدلہ میں تھوڑی قیمت مت لو اور مجھ (ہی) سے (ڈرو) پھر (میں کہتا ہوں) مجھ (ہی) سے ڈرو۔ اور جانتے بوجھتے ہوئے حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور نہ حق کو (جانتے بوجھتے ہوئے) چھپاؤ۔ اور نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور خدا کی خالص پرستش کرنیوالوں کے ساتھ مل کر خدا کی خالص پرستش کرو۔ کیا تم (دوسرے) لوگوں کو (تو) نیکی (کرنے) کے لئے کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب (یعنی تورات) پڑھتے ہو۔ پھر (بھی) کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

اگرچہ ان آیات میں یہود کی بہت سی گمراہیوں اور خطاکاریوں کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً حق میں باطل کی آمیزش کرنا، دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنانا، تقویٰ سے عاری ہونا اور خدا سے نہ ڈرنا وغیرہ۔ لیکن جس بنیادی خرابی کا اللہ تعالیٰ نے سب سے آخر میں ذکر کیا ہے وہ ہے قول اور عمل کا تضاد یعنی دوسروں کو نیکی کی تلقین کرنا اور خود نیکی کے قریب نہ جانا۔ یہ خرابی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اس لئے کہ یہ حالت عدم ایمان پر دلالت کرتی ہے۔ ایمان متحقق ہی عمل سے ہوتا ہے۔ اگر زبان پر تو ایمان کا دعویٰ ہو اور عمل سراسر اس کے خلاف ہو تو پھر لفاظی کسی کام نہیں آتی اور اس کی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی قیمت نہیں ہوتی بلکہ قول و فعل کے اس تضاد سے خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور ایسی قوم اگر اپنی اصلاح نہ کرے تو وہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے محروم ہو جاتی ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اُس پر خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے اسی لئے قول و فعل میں تضاد کی مضرت اور اصلاح نہ ہونیکی صورت میں اس کے ہولناک انجام سے سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے بہت پُرزور الفاظ میں خبردار فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ جیسے رحیم و کریم ہے ویسے ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو جب دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار ہی کو تجویز کرتا ہے۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے جیسے چنگیز خان اور ہلاکو خان نے مسلمانوں کو تباہ کیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے۔ اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ قوم لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل کسی اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رُو بہ دنیا ہے تو پھر اُس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔ اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایکدوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس

کچھ اک نظر کرو کہ یہ کیسا زمانہ ہے

اک سیل چل رہا ہے گناہوں کا زور سے
سنتے نہیں ہیں کچھ بھی معاصی کے شور سے
کیوں بڑھ گئے زمیں پہ بُرے کام اِس قدر
کیوں ہو گئے عزیزو! یہ سب لوگ کور دکر
کیوں زندگی کی چال سبھی فاسقانہ ہے!
کچھ اِک نظر کرو کہ یہ کیسا زمانہ ہے
اس کا سبب یہی ہے کہ غفلت ہی چھا گئی
دُنیائے دوں کی دل میں محبت سما گئی
ہر دم کے خبث و فسق سے دل پر پڑے حجاب
آنکھوں سے ان کی چھپ گیا ایماں کا آفتاب

(انتخاب از براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی تعلیمات میں عورت کا مقام

حقوقِ مرد و زن ــــ اور پردہ

دینِ حق میانہ روی اور اعتدال کی تعلیم دیتا ہے:

مکرم عبدالرؤف صاحب لودھی ۔ کوئٹہ

(قسط اوّل)

شاید ہی کوئی دور ایسا گزرا ہو جس میں عورت کے حقوقِ معاشرت اور اس کی انفرادی و اجتماعی حیثیت بحث و تمحیص کی زد میں نہ رہی ہو۔

دینِ اسلام سے قبل تو عورت کا مقام اس قدر ناگفتہ بہ رہا کہ انسانیت منہ چھپائے پھرتی تھی۔ دوسرے معنوں میں اس کی کوئی حیثیت ہی نہ تھی یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا اس وقت کی صنفِ مجبور و لاچار پر احسانِ عظیم تھا کہ اسے حضور سیدنا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نئی زندگی ملی یہ ایک مسئلہ تھا جو جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتا پھرتا تھا۔ ان دنوں بھی اس معاملے میں دو ہی بڑے مکاتب فکر تھے یعنی ایک تو وہ مکتبہ فکر جو عورت کو زبوں حال قیدی کی صورت میں دیکھنا روا سمجھتا تھا اور دوسرا وہ جو نسوانیت کو شمعِ محفل بنائے رکھنا چاہتا تھا۔ لیکن دینِ اسلام نے اس معاملہ کو قرآنی احکام اور سنتِ رسول مقبولؐ کی صورت میں ایک نہایت قابلِ عمل اور متوازن معاشرت کے طور پر پیش کیا حتیٰ کہ بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ نے عورت کے حقوقِ معاشرت نہ صرف دو ایک آیات سے سمجھائے بلکہ کئی صورتوں کے ذریعہ سے راہِ مستقیم دکھا دی۔ بلاشبہ اس حل نے جہاں عورت کو معاشرتی وقار بخشا وہاں مرد کی سمجھ بوجھ میں بھی ایک مناسب فراخی عطا کی۔ ورنہ اسلام سے قبل عورت جس گھٹن کے ماحول میں دھنس چکی تھی اس سے باہر نکل آنا ناممکن سا ہو چکا تھا۔ الغرض عورت کی صدیوں سے چلی آنے والی غلامی اور بے چارگی کو اللہ تعالیٰ نے ایسے احساسِ آزادی اور میانہ روی میں بدل دیا۔ جس کی وضاحت حسبِ ذیل ارشاداتِ ربانی سے خوب خوب ہو جاتی ہے۔

۱۔ سورۃ الحج میں ہے۔

وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ط
ھو اجتبٰکم وما جعل علیکم
فی الدین من حرج ط
(آیت ۷۸)

یعنی "اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایسی جدوجہد کرو جو مکمل ہو کیونکہ اسی نے تم کو بزرگی بخشی ہے اور دین (کی تعلیم) میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا"

۲۔ اسی طرح سورۃ المائدہ میں بھی ہے کہ۔

ما یرید اللہ لیجعل علیکم
من حرج ولکن یرید لیطھرکم
ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم
تشکرون ۔ (آیت ۶)

یعنی "اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں چاہتا۔ ہاں! وہ تمہیں پاک رکھنا اور تم پر اپنے احسان کو پورا کرنا چاہتا ہے تاکہ تم شکر کرو"

۳۔ اور سورۃ البقرہ میں تو اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اللہ کے احکام میں آسانیاں اور فوائد ہی فوائد ہیں۔ مثلاً ۔ کہ ۔

یرید اللہ بکم الیسر ولا
یرید بکم العسر (آیت ۱۸۵)

یعنی "اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تنگی نہیں چاہتا"

اور پھر اسی سورۃ کی آیت ۲۵۶ میں انسانیت کے اندر ایک توازن قائم رکھنے کے لئے یہ بھی فرمایا کہ۔ لا اکراہ فی الدین

یعنی "دین کے معاملات میں کسی قسم کا جبر روا نہیں"

دین میں میانہ روی

حضور سیدنا رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوہریرہؓ ایک حدیث بھی بیان کرتے ہیں کہ "دین آسان ہے (یعنی یہ کوئی چیستان نہیں نہیں کہ کسی کی سمجھ میں نہ آسکے یا کوئی انسان اس پر عمل نہ کر سکے) لیکن جو دین پر غالب پانا اور اس پر غالب آنا چاہتا ہے (یعنی کوئی شخص محض اپنی انانیت یا خود غرضی کی خاطر احکام شریعہ میں ملاوٹ کر کے اسے اپنی مرضی کے تابع کرنا چاہتا ہے) تو وہ (بالآخر) اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا میانہ روی اختیار کرو اور سہولت کے قریب قریب رہو (یعنی نہ تو افراط کے غلام بن جاؤ اور نہ ہی تفریط کو اپنا ملجا و ماویٰ سمجھ بیٹھو) لوگوں کو خوشخبری دو صبح شام اور رات کے کچھ حصے میں (نوافل ادا کرتے ہوئے) اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو"

(بخاری کتاب الایمان باب الدین یسر ص ۱۴)

لیکن افسوس کہ انسان بھی کتنا ناشکرا ثابت ہوا ہے کہ جن جن مسائل کے لئے قرآن الحکیم اور سنتِ رسولِ مقبولؐ کے ذریعہ سے ہر مرد و زن کو جو صحیح فہم و ادراک بلا انسان نے اسے محض اپنی انانیت کی خاطر طرح طرح کی توجیہات و تاویلات کی نذر کیا۔ اور افراط و تفریط سے ہٹا کر جو متوازن راہ میانہ روی کی اللہ تعالیٰ نے سمجھائی تھی اس سے منہ پھیر لی۔ حالانکہ قرآن شریف میں صاف آیا ہے کہ۔

ویل للمطففین ۝ الذین
اذا اکتالوا علی الناس
یستوفون ۝ واذا کالوھم
او وزنوھم یخسرون
الا یظن اولئک انھم
مبعوثون ۝

یعنی "دوسروں کا حق مارنے والے لوگوں پر افسوس ہے کہ جب وہ دوسروں سے اپنا حق وصول کرنا ہو تو خوب بڑھا چڑھا کر لیتے ہیں۔ لیکن جب خود دوسروں کا حق دینا ہو تو اپنا ناپ تول کم کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ خدا کے سامنے کبھی پیش نہیں کئے جائیں گے؟"

اور یقیناً یہی بات ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے راہِ عمل کا کام دیتی ہے کہ نہ تو مرد عورتوں کے جائز حقوق دینے سے گریزاں ہوں اور نہ ہی عورتیں مرد کے حقوق (جو اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں دیئے ہوئے ہیں) مارنے کی کوشش کریں۔ اور یہی مرد و زن کی مساوات کی اساس ہے۔

مرد و زن کی معاشرتی زندگی پر یہ دو احادیث کتنی عمدہ روشنی ڈالتی ہیں۔

۱۔ "جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے اور میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں" (ترمذی)

۲۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ کوئی عورت اس وقت تک خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے والی نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرتی"۔

حقوق زوجین

تو ملاحظہ ہو کہ سیدنا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ایک طرف مرد کو عورت کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا وہاں بیوی کو بھی اپنے خاوند کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور یہ بات حقوق العباد کے زمرہ میں بالعموم آتی ہے اسی لئے ایک حدیث یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق سے تعلق رکھنے والے گناہ تو معاف کر دیتا ہے مگر بندوں کے حقوق سے تعلق رکھنے والے گناہ اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک کہ خود بندے ایک دوسرے کے گناہ معاف نہ کریں۔ یہ انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے کتنی عمدہ مثال ہے۔!

اب رہا یہ سوال کہ زن و مرد کے ایک دوسرے پر جو حقوق ہیں ان کی دراصل شکل کیا ہے وہ کن کن صفات و اعمال کے حامل ہونے چاہئیں تو ان کی وضاحت قرآنِ الحکیم میں مکمل طور پر آچکی ہے جو یہ عاجز آگے چل کر پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اس سے پہلے ہمیں ایک بنیادی اصول تسلیم کر لینا چاہیئے کہ کسی بھی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے وہی فیصلہ قابلِ قبول ہو سکتا ہے جو ایک تو قابلِ عمل ہو۔ دوسرے کسی فریق کا (اللہ و رسولؐ کی جانب سے عطا کردہ) بنیادی حق نہ مارا جائے۔ اور تیسرے یہ فیصلہ میں جو بھی علاج تجویز کیا جائے اسے دونوں فریق تقویٰ اور ایمانداری کے ساتھ عملاً قبول کریں۔

لیکن حیرت ہے کہ ایک طرف تو مرد و زن کے حقوق کے تعین کے لئے بے کار بحث کی جاتی ہے اور ہر دو فریق ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اسلامی تعلیمات کے نام کو استعمال کرتے ہیں اور دوسری جانب جو احکام شریعہ واضح طور پر قرآن الحکیم اور احادیثِ نبویہ کے حوالوں سے بیان کئے جاتے ہیں انہیں عملاً درخورِ اعتناء نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ ہونا یوں ہے کہ اپنی اپنی توجیہات کو ان احکام الٰہیہ اور ارشاداتِ نبویہ پر حاوی کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً مردوں میں ایک کثیر تعداد ایسی بھی ہے جو عورت کو ایک لونڈی کے رنگ میں گھر کی چار دیواری کے اندر اسقدر مقید دیکھنا چاہتی ہے کہ عورت میں خواہ کیسی ہی عمدہ صلاحیتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجود ہوں اسے ان صلاحیتوں کا بہر صورت اہل نہیں سمجھا جاتا۔ دوسری طرف عورتوں کی بھی ایک معقول تعداد اس بات پر مصر ہے کہ خواہ کوئی میدان ہو اور خواہ معاشرہ میں کیسا ہی گند بکھرا ہوا ہو اسے بازاروں گلیوں میں بے محابہ زینت و آرائش کے ساتھ دعوتِ نظارہ دینے کی کھلی چھٹی ہو۔ اور اسی بات کو یہ طبقہ "آزادی و نسواں" کا نام دیتا ہے یا اپنے آپ کو مرد و زن کے حقوق میں مساوات کا حامی سمجھتا ہے۔

دراصل بات یہی ہے کہ جس کسی بھی مسئلہ میں اگر انصاف اور توازن کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے تو وہ بجائے سلجھنے کے مزید الجھتا ہی چلا جاتا ہے۔ یا یوں کہئے کہ اگر کسی بھی معاملے میں ضرورت سے زیادہ من مانی یا جانبداری یا بے الفت در آئے تو وہ ایک ایسے مرض کی صورت اختیار کر لیتا ہے جو بڑھتا ہی چلا جاتا ہے خواہ کتنا ہی علاج کیا جائے اور خواہ اس کے لئے معاشرہ کے کیسے ہی جغادری ڈاکٹر حکماء اور روحانی اور دعائی تجویز کرتے رہیں۔

لیکن علاج تو وہی کارگر ہوگا جو عین فطرت کے مطابق ہو، قابلِ عمل ہو اور اس کے ساتھ مناسب ترین متوازن غذا اور پرہیز کا خیال بھی رکھا جائے۔ حیرت ہے کہ جب مرد و زن کے حقوقِ معاشرت میں ہونے والے تنازعہ جیسے روحانی روگ کا معالج خود رب العزت ہو اور اس کے عطا کردہ نسخہ کی ترکیب استعمال سرورِ کائنات محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنتِ مبارکہ سے اُمتِ مسلمہ کو بتا بھی دی ہو تو پھر ایسے علاج اور پرہیز کو اگر کوئی (اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والا) پس پشت ڈالے یا اس نسخۂ الٰہیہ میں اپنی طرف سے زیادتی یا کمی کرنے لگے تو مرض دور ہو تو کیسے ہو؟ تو ایسے ہی لوگوں کے لئے سورۃ الکہف میں آتا ہے کہ

وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظلمین نارا احاط بھم سرادقھا (آیت ۲۹)

یعنی "اور (لوگوں سے) کہدے کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی (نازل ہوئی) ہے پس جو چاہے (اس پر) ایمان لائے اور جو چاہے (اس کا) انکار کر دے (مگر یہ یاد رکھے کہ) ہم نے ظالموں کے لئے یقیناً ایک آگ تیار کی ہے جس کی چار دیواری نے اب بھی انہیں گھیرا ہوا ہے"

اور اس حقیقت سے تو کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنے اور سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل پیرا ہونے کا سب سے زیادہ سزاوار اور مکلف ایک مسلمان ہی ہو سکتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت! اس تمہید سے عاجز کا مقصد یہی ہے کہ مرد و زن کے معاشرتی حقوق اور ذمہ داریوں کا تعین جو قرآن الحکیم میں ہو چکا ہے وہ امتِ مسلمہ کے سامنے ہے لیکن آج اگر کوئی یہ کہے کہ فلاں ارشاد ربانی تو فلاں دور یا فلاں زمانے کے لئے تھا یعنی آج کے دور میں اس پر عمل نہیں ہو سکتا یا کوئی یہ کہے کہ موجودہ دور کی فلاں فلاں ضروریات کا تقاضا ہے کہ اب ان احکام الٰہیہ کو پس پشت ڈال دیا جائے تاکہ زمانہ جس قدر رفتار کے ساتھ تیزی سے چل رہا ہے اس کا ساتھ دیا جا سکے تو ایسے مسلمان کہلانے والے انسان کو اپنے ایمان کی خبر لینی چاہیئے کیونکہ وہ ایک طرف تو زبان سے اقرار کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے لیکن دوسری طرف اللہ و رسولؐ کے ارشادات اور سنت سے عملاً انکاری نظر آتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسے مرد و زن کا یا تو دینِ اسلام کے ان احکام پر پورا اعتماد نہیں یا وہ محض اپنی انسانی خواہشات کی خاطر حالاتِ زمانہ کے ریلے میں بہتے رہنا پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک دوسرا طبقہ بھی ہے۔ جو عورت کو ماسوائے چار دیواری میں مقید رکھنے کے اور کچھ سوچنا چاہتا ہی نہیں۔ لیکن ہمیں جو کچھ بھی تربیت اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ترین رسولِ مقبولؐ کے ہاں سے ملی ہے۔ وہ ایسی ہے کہ قیامت تک کے لئے قابلِ عمل ہے، متوازن ہے اور بنی نوع انسان کی اپنی بھلائی کے لئے مفید ترین بھی۔ بس شرط صرف اتنی ہے کہ اس تربیت کے لئے جو بھی علاج تجویز کیا گیا ہے اسے انسانی فطرت کے مادہ تقویٰ کے ساتھ اپنایا جائے اور اس میں کسی قسم کی افراط یا تفریط کی ملاوٹ نہ کی جائے۔

آپس کا تعلق

ملاحظہ ہو کہ مرد و زن کی معاشرتی زندگی کے لئے ایک تو بڑا اصول جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ۔

ھن لباس لکم وانتم لباس لھن۔ (سورۃ البقرہ - ۱۸۸)

یعنی "وہ (بیویاں) تمہارے لئے ایک (قسم کا) لباس ہیں اور تم ان کے لئے ایک (قسم کا) لباس ہو"

ظاہر ہے کہ اس آیت سے لباس کا مطلب کوئی مادی لباس ہرگز نہیں۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ لباس سے انسان کو ایک تحفظ ملتا ہے جو برہنگی سے ہرگز نہیں مل سکتا۔ اسی طرح لباس سے یہ مراد لینا نہایت مناسب ہے کہ مرد عورت کی وجہ سے اور عورت مرد کی وجہ سے اتنی محفوظ ہوتی ہے کہ معاشرہ کے غلط افراد مرد و زن کی اہم آہنگی کے لباس کی وجہ سے الزام دھرنے سے ڈرتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہمارے تجربہ میں بھی آتی ہے کہ نہ تو کوئی مرد تنہا رہتے ہوئے کلیتہً برائیوں سے محفوظ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی عورت۔ (ماسوائے معدودے چند)

اسی طرح سورۃ البقرہ میں یہ بھی ہے کہ۔

نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم وقدموا لانفسکم واتقوا اللہ واعلموا انکم ملٰقوہ وبشر المومنین (آیت ۲۲۳)

یعنی "تمہاری عورتیں تمہارے لئے (ایک قسم کی) کھیتی ہیں اس لئے تم جس طرح چاہو اپنی کھیتی کے پاس آؤ اور اپنے لئے (کچھ) آگے بھیجو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ تم اس کے روبرو ہونے والے ہو اور تو مومنوں کو (اس دن کے بارے میں) خوش خبری دے"

اس آیت کریمہ میں عورتوں کو کھیتیوں کا نام دے کر مثال دی ہے۔ اور یہ مثال کتنی عمدہ ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں چلے جائیے اگر وہاں کھیتیاں نہیں تو وہ محض اجاڑ جگہ ہے جہاں سے نہ کچھ پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی بنی نوع انسان کے لئے کوئی فائدہ۔ اور پھر اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ عورتوں کی نگہداشت اسی طرح کرو کہ جیسے کسان اپنی زمینی کھیتی کی کرتا ہے اسے لہلہاتا ہوا اور زیادہ سے زیادہ پھلدار دیکھنے کا خواہشمند رہتا ہے اور اس سے فوائد بھی حاصل کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اس مثال سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ عورت کے ساتھ ایسی طرز کا سلوک رکھو کہ جو نتیجہ خیز ہو اور اس کے ساتھ ایسا اعلیٰ تعلق پیدا کرو کہ اسکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انعامات کی فصلیں عطا فرمائے۔ جو لوگ عورت کو حقیر جان کر یا بقول شخصے پاؤں کی جوتی سمجھ کر معاشرہ میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں یا جو لوگ عورت کو بجائے کھیتی کا مقام دینے کے دوسروں کے لئے شمع محفل بنانے کا تصور رکھتے ہیں یہی ایک آیت ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے

مرد کی عورت پر فوقیت

سورۃ النساء کی آیت ۳۴ سے ہم پر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ مرد کی عورت پر جو فضیلت یا فوقیت ہے وہ اس لئے ہے کہ مرد عورتوں کے لئے خرچ کرتے ہیں اور یہ ان کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے جس سے عورت بالعموم بچی رہتی ہے۔ اور اسے دنیاداری کے وہ پاپڑ نہیں بیلنے پڑتے جو جسمانی قویٰ کے لحاظ سے بھی صرف مرد ہی کا حصہ ہو سکتے ہیں۔ دوسرے معنوں میں عورت کو اس کٹھن مرحلے سے گزرنے سے بچایا گیا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے کہ۔

الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علیٰ بعض وبما انفقوا من اموالھم

یعنی "مرد عورتوں پر اس فضیلت کے سبب سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر دی ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ وہ (مرد) اپنے مالوں میں سے عورتوں پر خرچ کرتے ہیں یا ان کے ذمہ ہیں۔ نگران و قرار دیئے گئے ہیں"۔

پھر آگے اسی آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ۔

فالصٰلحٰت قٰنتٰت حٰفظٰت للغیب بما حفظ اللہ

یعنی "پس نیک عورتیں فرمانبردار اور اللہ کی مدد سے پوشیدہ امور کی محافظ ہوتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا بھی مناسب ہوگا کہ جو عورتیں احکامِ الٰہی سنتِ رسول اللہ اور اپنے نگران خاوندوں یا مردوں کی ہدایات کی نافرمانی کرتی ہیں اور پوشیدہ امور کی حفاظت نہیں کرتیں وہ نیک نہیں ہوتیں"۔

اور جو عورتیں یہ حقوق ادا نہ کرتی ہوں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک متوازن علاج بھی تجویز فرمایا ہے کہ۔

والٰتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا ان اللہ علیا کبیرا

یعنی "اور جن کی نافرمانی کا تمہیں خوف ہو (تم) انہیں نصیحت کرو اور (اگر نصیحت سے نہ مانیں تو) انہیں خوابگاہوں میں اکیلا چھوڑ دو اور (اگر ضرورت پڑے تو) انہیں مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو (خبردار) ان کے خلاف کوئی بہانہ تلاش نہ کرو۔ اللہ یقیناً بہت بلند (اور) بڑا ہے"

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت مصلح الموعود اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ۔

"نافرمانی سے اس جگہ زنا مراد نہیں ہے بلکہ اس سے اتر کر گناہ مراد ہیں جن سے ہمسایوں میں انسان بے عزتی ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی سزا مقرر کی کہ جس سے عورت عام طور پر محلہ میں نہ پھر سکے۔ ہاں اگر اس میں مرد ظلم سے کام لے تو عورت کو قاضی کے پاس شکایت کرنے کی اجازت ہے"

(تفسیر صغیر ص ۱۱۴)

جہاں تک مرد کے "قوام" ہونے کا تعلق ہے لغوی لحاظ سے بھی اس کے معنے "حاکم" کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اس آیت کریمہ میں مرد کے قوام ہونے کی وجہ یہی بتائی گئی ہے کہ وہ اپنے اموال عورتوں پر خرچ کرتے ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص جو اپنے اموال کسی پر خرچ کرنے والا ہو تو وہ اس کا حاکم ہی متصور ہو۔ بلکہ خرچ کرنے والا ایک ذمہ دار اور نگہبان ہونے کا استحقاق رکھ سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویسے بھی انتظامی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو کوئی گھر یا خاندان بھی ایک ضبط و نظم کے بغیر نہیں چل سکتا۔ اس کے لئے کسی نہ کسی کو فضیلت دینی لازمی ہوگی۔ اور یہ اصول انسانی معاشرت کے لئے عین قابلِ عمل ہے اور جو صحیح مفہوم لفظ قوام کا اس آیت سے نکلتا ہے وہ ایک گھریلو نظم کو قائم رکھنے کے لئے ایک ذمہ دار اور کفیل انسان کے معنوں میں ہی درست نظر آتا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جہاں عورت کو مرد کی کفالت میں دیکر کئی جنجالوں سے نجات عطا فرمائی وہاں اس پر کچھ پابندی بھی عائد کر دی ہے کہ وہ فرمانبردار رہے۔ اور جو عورت مرد کے گاڑھے پسینے کی کمائی سے اتنا فائدہ اٹھانے کے باوجود نافرمانی کی مرتکب ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس کے علاج کے لئے ایک ایسا نسخہ بتایا ہے جو بظاہر کڑوی دوائی نظر آتا ہے لیکن مقام غور ہے کہ یہ ہے کتنا مفید۔ ! ؟ اور اس کے برعکس مردوں کی ایک اور ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی سورۃ النساء کی آیت ۱۹ میں آچکی ہے کہ۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھًا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما اٰتیتموھن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ ج وعاشروھن بالمعروف ج فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئًا ویجعل اللہ فیہ خیرًا کثیرًا۔

یعنی "اے ایمان دارو! تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور تم انہیں اس غرض سے تنگ نہ کرو کہ جو (کچھ بھی) تم نے انہیں دیا ہے اس میں سے کچھ (چھین کر) لے جاؤ۔ ہاں! اگر وہ کھلی کھلی بدی کی مرتکب ہوں (تو اس کا حکم پہلے گزر چکا ہے) اور ان سے اچھا سلوک کرو اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو (یاد رکھو کہ یہ) بالکل ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت (سا) بہتری کا سامان پیدا کر دے۔"

اس عاجز کے خیال میں نیک، عورت کے لئے اس سے بڑا تحفظ اور کوئی نہیں کہ جو مرد عورتوں کے حقوق مارنے کی کوشش کرتے ہیں یا بے جا تنگ کرنے کے بہانے تلاش کرتے ہیں۔ اور محض ظنیات پر منحصر باتوں سے عورتوں کا عرصۂ حیات تنگ کرنے کو اپنا پیدائشی حق جانتے ہیں انہیں یہ ضرور سوچنا چاہیئے کہ عورتیں ان کا لباس ہیں ان کے لئے مفید ترین کھیتیاں بھی ہیں تو اس لحاظ سے کوئی فاتر العقل انسان ہی ہوگا جو اپنے لباس کو محض ظنیات کی وجہ سے تار تار کر کے یا اپنی کھیتی کو حماقت سے اجاڑتا رہے۔ عورت کے لئے یہ کتنا بڑا تحفظ ہے کہ مرد کو اسکی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ممکن ہے تمہاری نظر میں کوئی عورت پسندیدہ نہ ہو یا اس میں کوئی تھوڑا بہت نقص ہو تو تمہیں اس میں سے بہتری کے سامان حاصل ہونے کی توقع بھی رکھنی چاہیئے۔ جو اللہ کے فضل سے کچھ بعید نہیں۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مرد و زن کے جذبات کی بھی جو وضاحت فرمائی ہے وہ قابلِ غور ہے۔ جیسا کہ سورۃ النحل میں ہے کہ۔

واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجًا وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدۃً ورزقکم من الطیبٰت ط افبالباطل یؤمنون وبنعمت اللہ ھم یکفرون۔ (آیت ۷۲)

یعنی "اور اللہ نے تمہارے لئے تم میں سے (تمہارے ہی جیسے جذبات رکھنے والی) بیویاں بنائی ہیں اور اس نے تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے ہیں۔ اور اس نے تمہیں تمام قسم کی) پاکیزہ چیزوں سے رزق بخشا ہے کیا پھر (بھی) وہ ایک باطل ہونے والی چیز پر (تو) ایمان رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وہ انکار کر دیں گے۔" یہ مطلب یہی ہے کہ تمہاری بیویاں ان ماں باپ کی بیٹیاں ہیں جو تمہاری طرح کے ہیں یعنی ان کے جذبات تمہارے جذبات سے کچھ مختلف نہیں لہٰذا ان کے ساتھ وہی سلوک رکھو جسکی توقع تم اپنے لئے رکھتے ہو۔ کیونکہ یہی راہ انصاف اور اعتدال کی ہے۔ (باقی)

اُمراء صاحبان اور تعلیم القرآن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عہدہ داران جماعت کے بارے میں فرمایا:۔

"جماعتی تنظیم کا یہ کام ہے کہ وہ تعلیم القرآن کے کام کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے نیز وہ یہ دیکھے کہ انصار اللہ موصیان۔ خدام۔ لجنہ اور ناصرات کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ناصرات الاحمدیہ ٹورانٹو (کینیڈا) کا پہلا اجتماع

بمکرمہ عطیہ شریف احمد صاحبہ صدر لجنہ۔ کینیڈا:

ناصرات الاحمدیہ ٹورانٹو کا پہلا سالانہ اجتماع ۲۸ فروری ۱۹۸۲ء کو احمدیہ مشن ہاؤس ٹورانٹو میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کی کارروائی صبح ۱۰ بجے کلام پاک کی تلاوت اور اس کے بعد ترجمہ سے شروع ہوئی جو صفورہ احمد صاحبہ نے کی۔ اس کے بعد سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ نے ناصرات کا عہد دوہرایا۔ پھر محترم مبلغ انچارج صاحب نے بچیوں سے افتتاحی خطاب فرمایا۔

ان کے خطاب کے بعد بچیوں کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔ ناصرات کی عمر کے مطابق تین گروپس بنا دیئے گئے تھے۔ سب سے پہلا مقابلہ گروپ ۱ کی بچیوں کے درمیان حفظ قرآن کا تھا جس میں سورۃ فاتحہ حفظ کرنا تھی اس میں چار بچیوں نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں اول حبیبہ حافظ زادہ اور دوم رشیدہ حافظ زادہ رہیں

دوسرا مقابلہ نظم خوانی کا تھا جس میں نظم "کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو" کے پہلے دو اشعار زبانی سنانا تھے۔ اس مقابلہ میں پانچ بچیوں نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں اول صبا لون اور دوم رشیدہ حافظ زادہ تھیں۔

تیسرا مقابلہ تقریر کا تھا جس کا عنوان "اسلام میرا مذہب" تھا۔ اس مقابلہ میں سات بچیوں نے حصہ لیا۔ اور حبیبہ طاہرہ اور دوم حبیبہ حافظ زادہ تھیں۔

اس کے بعد گروپ ۲ کی بچیوں کے مقابلہ جات ہوئے۔ پہلا مقابلہ حفظ قرآن تھا جس میں سورۃ البقرہ کا پہلا رکوع حفظ کرنا تھا۔ تین بچیوں نے حصہ لیا۔ اول صفورہ احمد اور دوم طاہرہ میاں تھیں۔

دوسرا مقابلہ نظم خوانی کا تھا۔ جس میں "جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلماں ہے" کے پہلے دو شعر زبانی سنانا تھے۔ اس مقابلہ میں اول صائمہ ملک اور دوم صفورہ احمد تھیں

بعد ازاں تقریری مقابلہ ہوا جس کا عنوان تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ" اس مقابلہ میں چھ بچیاں شامل ہوئیں۔ اول انیلا احمد اور دوم ناہید زبیری رہیں۔

اس کے بعد گروپ اول کی بچیوں نے جو سات سال سے کم عمر کی تھیں ان سے کلمہ سورۃ فاتحہ اور "کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو" کا ایک شعر زبانی سنا گیا۔ اس کے بعد وقفہ برائے طعام اور نماز ظہر و عصر ہوا۔ تمام بچیوں اور اجتماع میں موجود تمام سامعات کو کھانا پیش کیا گیا۔ پھر جب مشنری انچارج صاحب نے نماز ظہر و عصر جمع کروائی اس کے بعد حاضرات کو چائے پیش کی گئی۔

اجتماع کے دوسرے اجلاس کا آغاز سائرہ ملک صاحبہ نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پھر گروپ ۲ اور ۳ کا تحریری امتحان ہوا اس کے بعد ان دونوں گروپس کا سلائی کا مقابلہ اور گروپ ۱ کا کھیلوں کا مقابلہ ہوا۔

تحریری امتحان میں گروپ ۲ میں اول جبین طاہرہ، مریم خان اور الماس اعظم تھیں دوم زکیہ آغا اور سمیرا احمد رہیں

گروپ سوم میں اول انیلا احمد۔ آصفہ مرزا۔ اور صائمہ ملک، دوم آمنہ مرزا اور سوم ناہید زبیری رہیں۔

کھیلوں کے مقابلہ میں گروپ اول میں اول فریدہ حافظ زادہ۔ انجم ثناء اور خولہ شمس رہیں۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے اول، دوم اور سوم آنے والی بچیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ گروپ اول کی تمام بچیوں کو انعامات دیئے گئے۔ بعد تقسیم انعامات آپ نے بچیوں سے خطاب فرمایا آپ نے بچیوں کو تلقین فرمائی کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم نہایت ضروری ہے اور احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا آپ کی بھی ذمہ داری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان اجتماعات کا مقصد آپ کی تربیت اور آپ میں وہ روح پیدا کرنا ہے جسے کوئی شکست نہ دے سکے۔ اپنی صلاحیتوں کو صرف دنیا کمانے پر صرف نہ کرو بلکہ دینی تعلیم کی طرف بھی توجہ دو۔ اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے اپنے وقت مال اور ذاتی مفاد کی قربانی دینی ہے۔ آخر میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے اختتامی دعا کروائی اور یوں یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصار اللہ! کیا آپ کے ہاں "بزم ارشاد" نے کام کرنا شروع کر دیا ہے؟

قائد اصلاح وارشاد
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد

۳ تا ۱۸ اپریل ۱۹۸۲ء

۱۔	مکرم محمد لطیف صاحب امرتسری مغلپورہ بذریعہ مرکزی سیکرٹری صاحب مال لاہور	۱۰۰/- روپے
۲۔	محترمہ شگفتہ نازلی صاحبہ اسلامیہ پارک " " " " "	۵۰/-
۳۔	مکرم شیخ عبدالرشید صاحب " " " " "	۱۰۰/-
۴۔	محترمہ ناصرہ صاحبہ بنت عبدالرشید صاحب " " " " "	۱۰۰/-
۵۔	مکرم محمود احمد صاحب پرانی انارکلی " " " " "	۱۰۰/-
۶۔	محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ وحدت کالونی " " " " "	۵۰/-
۷۔	مکرم میاں عبدالباسط صاحب " " " " "	۱۰۰/-
۸۔	ملک عبدالقادر صاحب دھرم پورہ لاہور	۵۰/-
۹۔	" محمد ابراہیم منصور احمد صاحب ماڈرن جنرل سٹور ربوہ	۵۰/-
۱۰۔	" شفیق احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۵۰/-
۱۱۔	" رشید احمد صاحب سنوری برائے ایصال ثواب والد مرحوم چوہدری شبیر حسین (بذریعہ مکرم ایڈیشنل ناظر صاحب تعلیم القرآن ربوہ)	۱۰۰/-
۱۲۔	" مقبول احمد صاحب سیکرٹری مال گوجرہ ضلع فیصل آباد	۱۰۰/-
۱۳۔	" سیکرٹری مال صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۱۲۷/-
۱۴۔	" صوبیدار دین محمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۵۰/-
۱۵۔	جماعت احمدیہ راولپنڈی	۱۵۵/-
۱۶۔	" مشہود احمد صاحب جماعت احمدیہ منڈے کے گورایہ ضلع سیالکوٹ	۶۰/-
۱۷۔	" چوہدری نذیر احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۲۰۰/-
۱۸۔	" شیخ فضل حق صاحب واہ کینٹ	۱۰۰/-
۱۹۔	" چوہدری مبشر احمد صاحب وڑائچ کراچی	۵۰/-
۲۰۔	" میاں عبدالسمیع صاحب نون سرگودھا	۴۰۰/-
۲۱۔	" ظہور احمد صاحب گھڑی ساز بذریعہ سیکرٹری مال صاحب کوئٹہ	۱۰۰/-
۲۲۔	" غلام حسین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۵۰/-
۲۳۔	" راجہ منیر احمد صاحب باب الابواب ربوہ	۱۱۵/-
۲۴۔	" سیکرٹری مال صاحب سرگودھا	۲۶۵/-
۲۵۔	" شیخ سعید احمد صاحب فیصل آباد	۱۰۰/-
۲۶۔	" حاجی عبدالسمیع صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۵۰۰/-
۲۷۔	" چوہدری محمد اسحاق پرانی انارکلی لاہور معہ بیگم صاحبہ	۱۱۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۷ مئی .... جمعۃ المبارک

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات مورخہ ۷ مئی منعقد ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ براہ کرم تمام اطفال اسمیں شامل ہوں۔ پرچے بھجوا دیئے گئے ہیں جن مجالس کو پرچے نہ ملیں وہ فوراً مرکز سے منگوالیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

عہدیداروں کے فرائض

مرکز سے جو تحریکیں جماعتوں کو بھجوائی جاتی ہیں۔ ان کی کامیابی عہدیداران مقامی اپنے فرائض باحسن طریق ادا کریں تو بفضل خدا تھوڑے وقت میں زیادہ کام ہو سکتا ہے مثال کے طور پر جھنگ صدر کے سیکرٹری صاحب تحریک جدید مکرم مختار احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں:۔

"آپ کا بھیجا ہوا سرکلر "فاستبقوا الخیرات" موصول ہوا۔ اُن تمام دوستوں تک پہنچا دیا ہے جنکی طرف آپ نے بھیجا تھا۔ اسی طرح ایک تختہ سیاہ جامع مسجد احمدیہ میں لکھ دیا گیا ہے اور نماز جمعہ سے قبل آپ کا سرکلر بھی پڑھ کر سنا دیا گیا تھا۔ امید ہے خدا تعالیٰ اس کا بہت ہی اچھا نتیجہ عطا فرماوے گا انشاء اللہ تعالیٰ"

اللہ تعالیٰ مکرم سیکرٹری صاحب کی مساعی میں خیر و برکت نازل فرمائے دیگر عہدیداران کرام بھی اسی طرح ہر تحریک کو کامیاب بنانے کا اہتمام فرمایا کریں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ناظمین اطفال سے التماس

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت ۸ مئی سے ۱۷ مئی تک ہفتۂ وقف جدید دفتر اطفال منایا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ کو انتہائی کوشش اور دعاؤں کیساتھ کامیاب کرنیکی سعی کریں۔ کوئی طفل یا بچہ اس مبارک جہاد میں حصہ لیے بغیر نہ رہے۔ (سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم حمید اسلم قریشی صاحب سکنہ ۳۴۵ ریواز گارڈن لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولوی ظہور الدین صاحب ایڈووکیٹ وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۲۶/۴۴ واقع محمد دارالرحمت شرقی رقبہ ۲ کنال ۴ مرلہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ اسی طرح مرحوم کی ذاتی امانت ۱۱۸/۴ / ۵-۸ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت ۴۳۴/۵۰ روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج وارثان یہی ہیں۔

۱۔ اقبال بیگم صاحبہ بیوہ ۲۔ کرنل ضیاء الدین صاحب قریشی ۳۔ کرنل مظفر الدین صاحب قریشی ۴۔ بیگم خالدہ مجید صاحبہ ۵۔ بیگم سلیمہ وحید صاحبہ ۶۔ ڈاکٹر کشور حسین صاحبہ

استدعا ہے کہ ترکہ مذکورہ وارثان مرحوم کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء)

تقریب رخصتانہ

عاجز کی بیٹی عزیزہ خالدہ شفیق سلمہا اللہ کی تقریب رخصتانہ ۲۶ فروری ۸۲ء کو عمل میں آئی برات لاہور سے آئی جو اُسی دن واپس چلی گئی۔ عزیزہ کا نکاح ۲۰ جون ۸۰ء کو محترم مولانا چراغ دین صاحب فاضل مربی سلسلہ نے رسالپور میں عزیزم میر حفیظ سلمہ اللہ ابن محترم میجر عبدالحفیظ صاحب، کیساتھ پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (سکواڈرن لیڈر) قاضی محمد شفیق ۹ نارتھ روڈ رسالپور)

دعائے نعم البدل

خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ کا بچہ عاطف جاوید بعمر ایک سال مؤرخہ ۱۱ اپریل ۱۹۸۲ء کو بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کو نعم البدل سے نوازے اور صبر و سکون عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد اکرم عمر شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سمندری ضلع فیصل آباد)

مجالس سائلین کے نظام کو مؤثر اور فعال بنانے کی طرف خصوصی توجہ دیں

(مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پکنک

حلقہ اسلامیہ پارک لاہور کے خدام اور اطفال نے مورخہ ۲۴/۴/۸۲ کو ایک پکنک منائی۔ یہ پکنک صبح ۸½ بجے شروع ہوئی جس میں تقریباً ۲۰۰ دو سو کے قریب خدام اور اطفال نے حصہ لیا۔ اس میں رسہ کشی۔ گولا پھینکنا۔ دوڑ۔ چھلانگ۔ نیزہ بازی اور کلائی پکڑنے کے مقابلے ہوئے اس کے علاوہ اطفال کے مابین معلومات کا مقابلہ بھی ہوا۔ آخر میں اول۔ دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ یہ پروگرام ۱½ بجے بعد دوپہر ختم ہوا اس کے بعد سب خدام و اطفال مسجد دارالذکر لاہور میں جمعہ ادا کرنے کے لئے آئے جہاں نماز جمعہ کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے خطاب فرمایا۔

(محمود احمد خان سیکرٹری اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور)

شکریہ

میرے عموں صاحب حضرت مولوی محب الرحمان صاحب کپورتھلوی کی اہلیہ محترمہ سویڈن میں وفات پا گئی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کے بچے ان کی نعش ربوہ لائے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی آپ کی وفات پر جہاں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاکسار اور برادرم مطیع الرحمان صاحب ڈنمارک (پسر مرحومہ) سے تعزیت کا اظہار فرمایا۔ وہاں احباب جماعت کی کثیر تعداد بھی ہمارے غم میں شریک ہوئی اور تشریف لا کر یا بذریعہ خط تعزیت فرمائی۔ چونکہ فرداً فرداً ہم سب احباب کو جواب نہیں دے سکے۔ اس لئے خاکسار اپنی جانب سے نیز والدہ حضرت مکرم شیخ عبدالرحمان صاحب کپورتھلوی اور مرحومہ کی اولاد عزیزم مطیع الرحمٰن صاحب اور الطاف الرحمان صاحب اور جملہ ہمشیرگان کی جانب سے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(شیخ عبدالوہاب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کی بڑی بھاوجہ اہلیہ مکرم نصیر الرحمان صاحب ناصر لاہور گزشتہ دنوں عارضہ قلب کا شدید حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محض اپنے فضل سے زندگی بخش دی۔ اب کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت عطا کرے۔ ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین! (ولی الرحمان سنوری حدیقۃ المبشرین ربوہ)
- میری باجی جان کی ساس حسین بی بی صاحبہ اہلیہ چراغ دین صاحب لیثا در سخت بیمار ہیں۔ اور اس ہفتہ ان کا پتہ کا اپریشن بھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور صحت و تندرستی سے نوازے۔ آمین! (بشیر احمد مظفر احمد دارالفضل ربوہ)
- مکرم ملک محمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات پہلے دمہ کی وجہ سے بیمار تھے اس کے بعد یرقان بھی ہو گیا۔ اب ان بیماریوں سے قدرے آرام ہے لیکن دو روز سے بخار ہے اور ساتھ دل کو گھبراہٹ بھی ہے۔ بڑے مخلص انسان ہیں۔ قارئین الفضل سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رشید احمد بھٹی معلم وقف جدید کھوکھر غربی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات)

- ہمارے بزرگ مکرم میاں سراج دین صاحب آف فتحپور ضلع گجرات عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور ہماری والدہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ کو گر جانے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(حبیب الرحمان ساجد دارالعلوم غربی ربوہ)

- خاکسار کے والد محترم ٹھیکیدار عبدالحمید صاحب کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ ان کی کامل و عاجل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد افضل دارالعلوم غربی۔ ربوہ)
- میری بچی بعمر دو ماہ عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہے علاج جاری ہے۔ بچی کی بیماری کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو کامل صحت اور لمبی زندگی عطا فرماوے۔ (محمد عبدالستار لیکچرار اسسٹنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

دعائے مغفرت

- ۲۵ اپریل ۸۲ء کو قریباً ڈیڑھ بجے صبح میری والدہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری دین احمد صاحب چک ۹۶ گ ب مربع ضلع فیصل آباد میں بعمر قریباً ۹۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصیہ ہونیکی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۲۶ اپریل کو صبح کی نماز کے بعد مسجد اقبال محلہ دارالنصر غربی کے قریب صدر محلہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب نے ہی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ (صوبیدار کرم دین دارالنصر غربی ربوہ)

- عزیزم چوہدری طاہر احمد صاحب بی اے پسر مکرم چوہدری حبیب احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ جو پی آئی اے میں ملازم تھے ۱۴ اپریل ۸۲ء کو اچانک بیمار ہو گئے۔ محکمہ کی طرف سے انہیں ہسپتال داخل کرایا گیا جہاں ۱۸ اپریل ۸۲ء کو ڈاکٹروں کی انتہائی کوشش اور علاج کے باوجود معدہ میں السر کے پھٹ جانیکی وجہ سے لاہور میں وفات پا گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میت فیروز والا لائی گئی جہاں مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب بھٹی مربی سلسلہ مقیم فیروز والا نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد ان کے آبائی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مرحوم کے والد عزیزم چوہدری حبیب احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور مرحوم کے والدین بیوہ اور دوسرے عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(مسعود احمد سوہاوی ۲۴/۱ فیکٹری ایریا ربوہ)

ضروری اعلان

کچھ عرصہ سے احباب کو اخبار الفضل کے بروقت نہ ملنے کی شکایت تھی اور روزانہ کافی تعداد میں پرچے پتہ کی چٹیں کٹی ہوئی صورت میں دفتر میں واپس آ رہے تھے۔ اس سلسلہ میں افسران بالا سے مل کر یہ شکایات ان کے نوٹس میں لائی گئی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جن دوستوں کو پرچہ باقاعدگی سے مسلسل نہ ملنے کی شکایت ہو یا دو دو چار چار پرچے اکٹھے ملتے ہوں۔ یا پرچے کم ملتے ہوں وہ ازراہ کرم اپنی شکایات اپنے مکمل پتہ کی چٹ نمبر کے حوالہ کے ساتھ مختصر الفاظ میں دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔ افسران بالا نے اس شکایت کو دور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے

- کوئی طفل ایسا نہ ہو جو کہ قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو۔
- کوئی طفل ایسا نہ ہو جو کہ اپنی عمر کے لحاظ سے کسی سکول میں داخل ہو کر ماری تعلیم حاصل نہ کر رہا ہو۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ پرس

محلہ دارالیمن سے گولبازار کی طرف تانگہ پر آتے ہوئے خاکسار کی ہمشیرہ کا پرس کہیں گر گیا ہے جس میں زیورات اور نقدی تھی جس کسی صاحب کو یہ پرس ملا ہو براہ کرم درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (محمد صادق سدھو کارکن بیت المال آمد)

امانت الفضل

مکرم سیٹھ شریف احمد صاحب بانی آٹو سنٹر کراچی نے اپنے والد حضرت سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم کی طرف سے ساٹھ خطبہ نمبروں کی قیمت مبلغ دو ہزار ایک سو روپے بھجوائے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیٹھ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے فرزند ارجمند مکرم سیٹھ شریف احمد صاحب بانی کے کاروبار میں ترقی دے۔ آمین۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی ۱۹۸۲ء ہے۔ وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- نظام وصیت

جو بیوی ہونے کی حیثیت میں اسے ملنی چاہیئے تھی - پھر بیوی محض اس مہر پر ہی وصیت کر دیتی تھی - اس لیے جماعت نے یہ روایت قائم کی کہ کم از کم خاوند کی چھ ماہ کی آمد کے برابر مہر مقرر ہو - مہر کا تھوڑا یا زیادہ ہونا اور پھر مہر پر ہی وصیت کا انحصار رکھ دینا عقلاً بھی درست نہیں اور ویسے بھی یہ نظام وصیت کی روح کے خلاف ہے ـــــ نظام وصیت کی روح بھرپور اسلامی زندگی گزارنا اور دین کی راہ میں بشاشت کے ساتھ ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنا ہے - ان قربانیوں میں سے ایک مالی قربانی بھی ہے اور عورتوں کے تعلق میں مالی قربانی محض مہر کی رقم تک محدود نہیں -

ایک شبہ کا ازالہ

اس ضمن میں حضور نے دو ایک اشخاص کے دلوں میں پیدا ہونے والے ایک شبہ کا بھی ازالہ فرمایا - حضور نے فرمایا جب میری پہلی شادی ہوئی تو حضرت مصلح موعود نے ایک ہزار روپے مہر رکھا جب حالات سے مجبور ہو کر میں نے دوسری شادی کی تو ایک ہزار روپے مہر رکھا میں نے - اس پر شیطان نے کچھ لوگوں کو شبہ میں ڈال دیا - انہوں نے گمان کیا کہ وصیت کے نقطۂ نگاہ سے یہ رقم بہت تھوڑی ہے - حالانکہ یہ شبہ سراسر بے بنیاد ہے اس لیے کہ اگرچہ منصورہ بیگم کا مہر ایک ہزار روپے تھا لیکن ہم ان کا حصہ وصیت ۵۸ ہزار روپے ادا کر چکے ہیں - سوا ایک ہزار روپیہ مہر مالی قربانی میں روک نہیں بنا - اور ابھی ایک ٹکڑا زمین کا ہے جس کا تصفیہ ہونا باقی ہے - منصورہ بیگم نے مجھے بتائے بغیر لے کی وصیت کی ہوئی تھی اور وہ مجھے بتائے بغیر خود ہی اس کی ادائیگی کرتی رہتی تھیں جب زمین کے اس ٹکڑے کا تصفیہ ہو جائے گا تو لے کے حساب سے اس کا حصہ وصیت ستر، پچھتر ہزار روپے اور ادا کیا جائے گا - اس طرح کل ادائیگی اُن کی طرف سے سوا لاکھ روپے ہو جائیگی اب ایک ہزار کا مہر سوا لاکھ کی ادائیگی میں روک نہیں بنا - اصل چیز محض مہر کے حصہ وصیت کی ادائیگی نہیں بلکہ اصل اہمیت تو بھرپور اسلامی زندگی گزارنے اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنے کو حاصل ہے - ان قربانیوں میں سے مالی قربانی تو صرف ایک قربانی ہے -

حضور نے فرمایا میری دوسری بیوی نے وصیت نہیں کی ہوئی - میں نے اُن سے کہا ہے وہ بھی وصیت کر دیں گی اور جب وصیت ہو جائے گی تو ان کی طرف سے جو پہلی قسط ادا کی جائے گی وہی ایک ہزار روپے سے آگے نکل جائے گی - اگر کسی کے دماغ میں شیطانی وسوسے آئیں تو مومنوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ فراست سے انہیں خود دور کر لیا کریں -

نظام وصیت کا اصل مطالبہ

حضور نے نظام وصیت کی روح کے ضمن میں اس کے اصل مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا بعض لوگوں کی غلطی یا غلط فہمی کی وجہ سے نظام وصیت پر دھبے پڑ رہے ہیں - بنیادی چیز اس وقت میں جماعت کے سامنے یہ رکھنا چاہتا ہوں کہ نظام وصیت ہر موصی مرد کی طرح ہر موصی عورت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مالی میدان میں بھی اس قدر قربانی کرنے والی ہو کہ وہ دوسری عورتوں سے اس میدان میں بھی آگے نکل جائے - نظام وصیت کا تمام موصی مردوں اور موصی عورتوں سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ دونوں اپنے اوقات، اپنے جذبات وغیرہ کی تمام غیر موصی مردوں اور عورتوں سے کہیں زیادہ قربانی کرنے والے ہوں -

حضور نے مزید فرمایا اسی طرح نظام وصیت تمام موصی مردوں اور موصی عورتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مکارم اخلاق کے جملہ میدانوں میں اسقدر ترقی کرنے والے ہوں کہ غیر موصی اس لحاظ سے ان کی گرد کو بھی نہ پہنچ پائیں - وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے غایت درجہ محبت اور پیار کرنے والے ہوں، راتوں کو اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنیوالے ہوں - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مکارم اخلاق کو ان کے کمال تک پہنچانے کے لیے مبعوث کیا تھا اور آپ نے انہیں انتہائی کمال تک پہنچایا - آپ نے مکارم اخلاق کے سینکڑوں شعبے بیان فرمائے ہیں - موصی مرد ہوں یا موصی عورتیں ان کا فرض ہے کہ وہ ان سب مکارم اخلاق میں غیر موصیوں سے آگے بڑھنے والے ہوں - وہ ایسے ہوں کہ حقوق اللہ کی ادائیگی میں سوئی کی نوک کے برابر بھی کوئی دھبہ نہ پڑے اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی وہ ایسا اعلیٰ نمونہ دکھانے والے ہوں کہ سب کو پیچھے چھوڑتے ہوئے آگے نکل جائیں -

احسان کی بے قدری نہ کرنے کی نصیحت

نظام وصیت کی عظمت و اہمیت اس کی روح اور عملی تقاضوں کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کے احسان عظیم کی بے قدری نہ کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا نظام وصیت کو بگاڑ کر اس احسان کی بے قدری نہ کرو جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے (سیدنا حضرت اقدس ..... ناقل) کے ذریعہ نظام وصیت کی شکل میں تم پر کیا ہے - میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے جس غرض سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدی کے ذریعہ احسان عظیم تم پر کیا ہے اُس میں کمزوری پیدا ہو اور تم بے قدری کے مرتکب ٹھہرو -

ایک غلطی اور اس کی اصلاح

حضور نے فرمایا بعض عورتوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تیس تیس روپے مہر پر زندگی بھر میں تین روپے ادا کر کے وہ موصیات میں شامل ہو سکتی ہیں - یہ نظام وصیت کی روح کے خلاف ہے - جماعت میں خدا کے فضل سے ایسی عورتیں بھی ہیں جو تین تین لاکھ روپے ادا کرتی ہیں، لیکن بعض مردوں کا اپنی بیویوں کے متعلق یا بعض بیویوں کا خود یہ سمجھنا کہ محض مہر کی رقم پر تین روپے یا پچاس ساٹھ روپے ادا کر کے نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی جا سکتی ہے، درست نہیں ہے - منتظمین بھی اس بارہ میں غفلت برت جاتے ہیں انہیں وصیتیں منظور کرنے میں اتنی سمجھ تو رکھنی چاہیئے جتنی ہر اُس صاحب فراست احمدی مرد اور عورت میں ہوتی ہے جو نظام وصیت کی روح کو سمجھتا ہے -

اس ضمن میں مزید فرمایا موجودہ زمانہ میں ایک یہ رسم بھی ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں پچاس ہزار روپے مہر لکھ دو بیشک ادا نہ کرنا - یہ نمائش دائرہ احمدیت و اسلام سے باہر ہو سکتی ہے اندر نہیں ہو سکتی -

وصیت کا ارفع مقام حاصل کرنے کی تحریک

آخر میں حضور نے فرمایا سیدھے سادھے مومن بننے کی کوشش کرو - خدا سے اتنا پیار کرو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا عشق کرو کہ دوسرے سوچ بھی نہ سکیں کہ اتنا پیار اور اتنا عشق بھی کیا جا سکتا ہے - جماعت میں ایک بڑا گروہ ان احمدیوں کا ہونا چاہیئے جو وصیت کے اس ارفع مقام پر ہو جو میں نے بیان کیا - وہ موصی آگے بڑھیں جو وصیت کے مقام کو پہنچانے والے اور اس مقام پر پورے اُترنے والے ہوں -

فرمایا نظام وصیت سے باہر بھی پہلے کی طرح خدا کا پیار حاصل کرنے کی راہیں کھلی ہیں، لیکن وہ لوگ جو خدا کا غیر معمولی پیار حاصل کرنے والے ہیں وہ اس کی راہ میں اپنے آپ کو فنا کر لیتے ہیں جن پر خدا اپنے حسن و احسان کے جلوے ظاہر کرتا ہے - وہ تو ہوتے ہی وہ ہیں جو اس کی راہ میں مر ہی جاتے ہیں - یہ ہے نظام وصیت کا مقام اس مقام کو سمجھتے ہوئے اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہوئے ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ ہمیشہ جماعت میں آگے آتے رہنے چاہئیں جو نظام وصیت میں شامل ہوں اور نسلاً بعد نسلٍ شامل ہوتے چلے جائیں -

بالآخر حضور نے دعا کی کہ خدا ایسے سامان پیدا کر دے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی عظمتوں کو نوع انسانی پہچاننے لگے اور نوع انسانی آپ کے فرزند جلیل کو پہچان کر ایک خاندان بن جائے -

بقیہ :- اخبار احمدیہ

سردار محمد ضلع نواب شاہ گئی پھر اسی دن رات کو واپس پہنچی - اگلے روز مکرم سیف علی صاحب شاہد نے اپنے مکان میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا جس میں مربیان کرام اور دیگر اہم شخصیات نے کافی تعداد میں شرکت کی - ولیمہ کے بعد محترم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر نے دعا کرائی - اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے - آمین -

(سمیع اللہ قمر شاہد مربی سلسلہ)

- میرا عزیز بچہ وسیم اشعر بعمر ڈیڑھ سال چند دن سے شدید بیمار ہے - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین - (محمود انور کاتب الفضل ربوہ)
- خاکسار کی والدہ محترمہ ہمشیرہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس بہت زیادہ بیمار ہیں - والدہ صاحبہ کی بیماری تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے دوائی سے تو باقاعدہ علاج ہو رہا ہے مگر اب ایک ہی علاج رہ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور برسجود ہوں - بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے - وہی سب سے اعلیٰ معالج ہے محض اپنے فضل سے کامل صحت دے آمین - (محمد افضل بٹ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مُون سپورٹس کارنر

ہمارے ہاں انٹرنیشنل گولڈ میڈل، سلور میڈل، ہاکی مالٹن، باسکٹ بال، ڈبل سٹار والی بال، فٹ بال کوہ نور کے ٹریک سوٹ و دیگر مصنوعات، منرل و سٹیل کے ریکٹ اور دیگر ہر قسم کی کھیلوں کا سامان سیالکوٹ کے پرچون ریٹوں پر دستیاب ہے نیز سکول و کالج کی کتابیں اور سامان سٹیشنری، ہوزری اسلامی کتب اور دیگر جنرل سامان کی منتخب اشیاء بازار سے بارعائت خرید فرما دیں - ربڑ کی مہریں ارزاں نرخوں پر تیار ہوتی ہیں - مُون پرویژن سٹور

گول چوک مسجد اقصیٰ کالج روڈ ربوہ